عنوان

غیر مسلم سے دوستی "تیرے لئے تیرا دین میرے لئے میرا دین" کی شرعی حدود میں ہونا چاہئے

جامع و مرتب
حضرت مولانا محمد ظفر الدین برکاتی
مدیر ماہنامہ کنزالایمان، دہلی

پیش کش:

کل ہند مرکزی امام فاؤنڈیشن، دہلی

Contact No: 8595509193

Telegram Link: https://t.me/MarkaziImam

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد

فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قل یایھا الکافرون لا اعبد ما تعبدون. ولا انتم عابدون ما اعبد ولا آنا اعبد ما عبدتم ولا انتم عابدون. لکم دینکم ولی دین.

ترجمہ:

اے حبیب آپ فرمادیں کہ اے کافرو! میں اس کی عبادت نہیں کرتا جس کی تم کرتے ہو. نہ تم اس کی پوجا کروگے جس کی میں کرتا ہوں. تمہارے لئے تمہارا دین اور میرے لئے میرا دین۔

یہ سورت جتنی کافروں کے لئے ہے اتنی ہی مشرکین کے لئے ہے بلکہ یہاں براہ راست انہی کافروں سے خطاب ہے جو بتوں کی پوجا کرتے اور کھل کھلا شرک کا گناہ عظیم کرتے ہیں۔

"تمہارے لئے تمہارا دین اور ہمارے لئے ہمارا دین" ایک قرآنی قاعدہ اور ضابطہ زندگی ہے کہ انسانوں کی سماجی اخلاقیات کی حد تک ایک دوسرے کا خیال رکھنا، پڑوسی ہونے کا حق رکھنا، انسانیت اور آدمیت کی بنیاد پر کسی کی مدد کرنا، جان بچانا، بھوکے کافر مشرک کو کھانا کھلانا، پیاسے کافر مشرک کو پانی پلانا وغیرہ بہر حال اسلامی تعلیمات کا حصہ ہے جس کا خیال سبھی مسلمانوں نے رکھا ہے اور آج بھی رکھتے ہیں. ہندوستان میں اس کی ہزاروں مثالیں موجود ہیں۔

لیکن دوستی یاری میں بتوں کی پوجا کرنا، بت سازی میں حصہ لینا، مشرکانہ عمل کرنا، شرکیہ عمل کرنا، مشرکانہ مراسم ادا کرنا، مشرکوں کے مشرکانہ اقدام و عمل میں شریک ہو کر مذہبی ہم آہنگی اور قومی یک جہتی کے فریب میں آ ناہر گز ہر گز دین اسلام کا حصہ نہیں۔

ٹھیک اسی طرح ایک مومن کا کسی مشرکہ اور کافرہ سے اور کسی کافر مشرک کا کسی مومنہ سے نکاح شادی نہیں ہوسکتی کیونکہ دونوں کا دین و مذہب الگ ہے، قومی یک جہتی اور مذہبی ہم آہنگی کے نام پر ہونے والا کوئی بھی ایسا عمل، محض گناہ اور دین سے انحراف ہے، ایسا نکاح، نکاح نہیں بلکہ باقی سب کچھ ہے جس کی اسلامی شریعت اور تعلیمات سے کوئی تعلق نہیں۔

اب بھارت کے تازہ ترین دو واقعات دیکھیں اور ہمارے وطن عزیز بھارت کے مسلم سماج کی بے دینی کا جائزہ لیں کہ ہمارا مسلم سماج کس طرح سے دین اسلام سے دور ہو رہا ہے اور کافروں مشرکوں کی روش اپنا کر دین و دنیا کو برباد کر رہا ہے. دین برباد ہونا تو سمجھ میں آگیا ہوگا لیکن دنیا کا برباد ہونا کیا ہوتا ہے اس کی ایک واضح مثال وسیم رضوی ہے جسے نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم، آج بدتر زندگی گزار رہا ہے اور نام نہاد گھر واپسی پر ہر لمحے افسوس کر رہا ہے جس کا کوئی فائدہ نہیں۔

پہلا واقعہ

سناتنی ہندو شادیاں رچا کر کیسے مار رہے ہیں؟

دل تھام کر نیچے دی گئی فہرست دیکھیں اور مشرکین سے شادی بیاہ کے رشتے کا بھیانک انجام دیکھیں جس کے نتیجے میں فی الحال یہ سب اس دنیا سے جا چکے ہیں۔ مسلمان لڑکیوں کو پہلے اسکولوں کالجوں اور بازاروں میں محبت کے جھوٹے جال میں پھنسایا گیا پھر آخر کار ان کا غلط استعمال کر کے قتل کر دیا گیا۔

- 1 ثنا 17 سالہ قاتل کرن واقعہ کی جگہ رئیسنا ایم پی. 2- شاہین 19 سالہ قاتل نکھل ایم پی. 3- حنا بانو قاتل سچن گجرات. 4- فرزانہ قاتل بٹو ہلدار ایم پی. 5- شاہانہ قاتل راجندر سنگھ گورکھپور. 6- ترنم قاتل سمیت دہلی. 7- روفی انصاری کا قاتل درگیش بریلی. 8- حنا شیخ قاتل گورو تیواری میرٹھ. 9- افسانہ قاتل آکاش میرٹھ. 10- روبینہ قاتل سندیپ ایم پی. 11- عشرت کا قاتل شیام دہلی. 12- سلمیٰ کا قاتل روہت دہلی. 13- تبسم کا قاتل شیامو کمار ہردوئی. 14- عائشہ کا قاتل راجندر دہلی. 15- زلیخا خان کا قاتل اوم پرکاش دہلی. 16- عشرت کا قاتل پشپیندر تیواری لکھنؤ. 17- نازی قاتل سندیپ اناؤ. 18- روبینہ کا قاتل دنیش آریہ ہریانہ. 19- گلشن قاتل راہول دہلی. 20- ریشما بانو کا قاتل نتن پارٹنر مالوا ضلع میں رہتا ہے. 21- روبینہ بانو قاتل شوہر بابو لال گپتا ضلع ایودھیا. 22- سونی انصاری نے شوہر روشن رائے ضلع کشی نگر کا قتل کیا۔ 23- ارجمند بانو کا قاتل ساتھی منیش جھارکھنڈ میں رہتا ہے۔ 24- نعیمہ کا قاتل انشو کمار شاملی. 25- نازی قاتل ونیت دہلی. 26- شیارا بانو قاتل کندن کمار بہار پورنیہ. 27- صاحبا کا قاتل جتیندر بھاٹی نوئیڈا. 28- ترنم خان عرف سیوانی خان کا قاتل سبھاس مدھیہ پردیش شاہجہاں پور۔ -29 سلمیٰ سلطان کا قاتل مکیش ساہو چھتیس گڑھ. 30- مسکان خان کا قاتل دیپک علی گڑھ. 31- شیخ نظرین عمر 16 سال (نام بدلا ہوا) قاتل نکھل کنڈ کٹرا اعظم گڑھ. 32- ثنا بی جے پی لیڈر کا قاتل امیت مہاراشٹر. 33- رخسار قاتل وپال دہلی. 34- فریدہ قاتل گریش بنگلور. 35- افسانہ کا قاتل سوربھ ہلدوانی. 36- رخسانہ کا قاتل پردیپ بنگلور. 37- شیبا کا قاتل ارون سینی نانا پارہ بہرائچ۔ -38 کوثر بی قاتل اندرجیت ہریانہ. 39- افسانہ کا قاتل ونود غازی آباد. 40- سید سارہ قاتل گورو اندور. 41- سعدیہ قاتل انکور چوہان مرادآباد.

دوسرا واقعہ

ہندوستانی مسلمانوں کے سامنے آج کل کچھ ایسی خبریں آتی ہیں جنھیں دیکھ سن کر دل دہل جاتا ہے، روح کانپ جاتی ہے، پیروں تلے زمین کھسک جاتی ہے اور سن کر یک دم دل ودماغ یہ قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا ہے کہ واقعی ایسا ہو سکتا ہے؟ لیکن یہ تسلیم کرنا ہی پڑ جاتا ہے کہ ہاں! واقعی ایسا ہوا ہے۔ قوم مسلم کی امیدوں کا چراغ بجھا دینے والے واقعات اب عام ہیں. ایسے میں یہ بات انتہائی افسوس ناک حد تک تشویش ناک ہے کہ ہمارے دین جذبات اور مذہبی احساسات سے کھیلنے والے ہمیشہ کفار ومشرکین ہی نہیں ہوتے بلکہ مسلمانوں کے بھیس میں منافق لوگ بھی چھپے ہوتے ہیں جو دنیا کے لئے چند پیسوں کی خاطر اپنے ایمان وعقیدے کو غیروں کے ہاتھوں میں فروخت کر دیتے اور ذرا بھی عار محسوس نہیں کرتے اور پوری امت مسلمہ کو بدنام کرنے کی ناپاک کوشش اور گناہ عظیم کر جاتے ہیں۔

کیا یہ بھی ہو سکتا ہے؟

شیر کوٹ علاقہ ضلع بجنور، اتر پردیش میں ایک حادثہ پیش آیا ہے کہ دو سگے مسلمان بھائی جن کا نام عادل اور کمال ہے، ان دونوں نے چند پیسوں کے لئے حد درجہ گری ہوئی حرکت انجام دی ہے۔ ہوا یوں ہے کہ اتوار 20 اکتوبر 2024، شام تقریباً چھ بجے یہ دونوں گھر سے بغیر نمبر پلیٹ گاڑی پر سوار ہو کر، سر پر بھگوا رومال باندھ کر شیر کوٹ ضلع بجنور میں واقع تین مزارات (حضرت بھورے شاہ، حضرت جلال شاہ بابا، حضرت قطب شاہ بابا کے مزارات) کو توڑ ڈالتے ہیں، مزاروں کو توڑنے کے بعد مزاروں پر پیش کی ہوئی چادروں کو بھی نظر آتش کر دیتے ہیں۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ انہوں نے دنیا کی دولت کمانے کے لئے کسی کے بہکاوے میں آکر ایسی حرکت کی ہے اور اپنا نام وانجام خراب کیا ہے اور مسلمانوں کا نام بدنام کیا ہے۔

ان نااہل بد دماغوں کو اس کا علم نہیں کہ انھوں نے مزاروں کو نہیں توڑا بلکہ کفار ومشرکین کے سامنے قوم مسلم کو شرمندہ کیا ہے، اب سوال یہ ہے کہ آخر قوم مسلم میں اس قدر جہالت ونادانی کہاں سے آ رہی ہے؟ کہ وہ چند پیسوں کے لئے ایمان وعقیدے کو ٹکے کے بھاؤ بیچنے پر آمادہ ہے۔ قرآن وحدیث تو یہ تعلیم نہیں دیتی ہے۔ اللہ عزوجل تو قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

الا ان اولیآء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون. (پ/11سورۂ یونس/آیت 62)

ترجمہ: سن لو بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

" ان اللہ قال: من عادی لی ولیا فقد اذنته بالحرب، و ما تقرب الی عبدی بشیء احب الی مما افترضت علیه، و ما یزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احبه، فاذا احببته: کنت سمعه الذی یسمع به، وبصره الذی یبصر به، ویده التی یبطش بها، ورجله التی یمشی بها، و ان سالنی لاعطینه، ولئن استعاذنی لاعیذنه، و ما ترددت عن شیء انا فاعله ترددی عن نفس المؤمن، یکره الموت و أنا أکره مساء ته" (صحیح بخاری، کتاب: الرّقاق، باب: التَّوَاضُع، حدیث: 6502)

ترجمہ:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی اسے میری طرف سے اعلان جنگ ہے اور میرا بندہ جن جن عبادتوں سے میرا قرب حاصل کرتا ہے اور کوئی عبادت مجھ کو اس سے زیادہ پسند نہیں جو میں نے اس پر فرض کی ہے (یعنی فرائض مجھ کو بہت پسند ہیں جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ) اور میرا بندہ فرض ادا کرنے کے بعد نفل عبادتیں کر کے مجھ سے اتنا نزدیک ہو جاتا ہے کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں۔ پھر جب میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اسے دیتا ہوں اگر وہ کسی دشمن یا شیطان سے میری پناہ مانگتا ہے تو میں اسے محفوظ رکھتا ہوں اور میں جو کام کرنا چاہتا ہوں اس میں مجھے اتنا تردد نہیں ہوتا جتنا کہ مجھے اپنے مومن بندے کی جان نکالنے میں ہوتا ہے۔ وہ تو موت کو بوجہ تکلیف جسمانی کے پسند نہیں کرتا اور مجھ کو بھی اسے تکلیف دینا برا لگتا ہے۔

اللہ اکبر! قرآن و حدیث میں اس قدر سخت احکام صادر ہونے کے باوجود بھی اگر کوئی شخص اس طرح کی نازیبا حرکت انجام دیتا ہے تو یقیناً وہ قرآن و حدیث کی تعلیمات سے کوسوں میل دور ہے جس کی بنیاد پر اس کا دل سیاہ ہو چکا ہے کہ اب وہ غلط اور صحیح میں تمیز کرنے کی لیاقت وصلاحیت کھو چکا ہے۔

اس لئے وقت رہتے ایسے بے باک وبد دماغ لوگوں کے دم توڑتے ہوئے افکار و نظریات کی قرآن و حدیث کی روشنی میں اصلاح کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ ان جیسے لوگوں کی بڑے پیمانے پر تعلیم و تربیت کا بیڑا علما و فضلا کو اپنے سر لینا چاہیے۔ اگر ایسا ہی رہا تو ایسے لوگ جو تعلیم و تربیت سے دور ہیں، پوری امت مسلمہ کی عزت و آبرو داؤ پر لگا دیں گے اور پھر ماسوا پچھتانے کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ پھر کہتے پھریں گے اور دشمن بھی ہنستے ہوئے کہتا پھرے گا کہ

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینے کے داغ سے　　　　اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

ایک پہلو بطور خاص یہاں دھیان میں رکھیں کہ یہ ممکن ہے کہ ان لوگوں کا تعلق دیوبندی وہابی جماعت سے ہو پھر بھی اس حرکت کو انجام دینے کی امید نہیں بطور خاص آج کے حالات میں بہر حال تعلق کسی بھی جماعت سے ہو، ایسے افراد کی اور نوجوانوں کی اصلاح ہونی چاہیے. اللہ عزوجل قوم مسلم کو عقل سلیم عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

وضاحت: بجنور کا یہ واقعہ شمس تبریز خاں ظہوری مرکزی. خانقاہ ظہوریہ چشتیہ قادریہ بلگرام شریف نے بیان کیا ہے

پیغام عمل

یہ محض واقعہ یا واقعات نہیں بلکہ ہمارے مسلم سماج کی تازہ ترین بھیانک تصویر ہے جس سے نجات پانے کے لئے ہم سب کو تحریک و تنظیم سے زیادہ انفرادی طور پر بہت کچھ اقدام کرنے کی ضرورت ہے اور بہر حال منصوبہ بندی لازم ہے تاکہ وطن عزیز بھارت کے حالات کے مطابق قدم اٹھانے اور نتیجہ خیز بنانے میں آسانی ہو. مقامی طور پر مشاورت سے کام لیا جائے اور اس طرح کے اقدام و عمل کو سوشل میڈیا سے دور ہی رکھا جائے. ہمارے لئے سوشل میڈیا بہت خطرناک ثابت ہونے لگا ہے. اس لئے "نیکی کر دریا میں ڈال "پر عمل کیا جائے نہ کہ "کچھ بھی کر سوشل میڈیا پر ڈال" کی روش۔